جلد ۵ | یکی بہ دو شنبہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء | نمبر ۵

مقدمۂ متہم الجکشن

ارمغان فسخ

نیا سال نیا جشن نئے خریدار نیا ڈھنگ نئی چھپائی نئی لکھائی غرض سب باتیں نئی ہی نئی ہیں۔ جن پرانے خریداروں نے ابتک سالانہ نہیں بھیجا وہ منتظر ہو کر سوچ رہے ہیں۔ اسکے جواب پر بعض زیر رپورٹ خریدار ہمکو ارسال کا مقدمہ تو ضرور بتائیں گے "لینے میں گھل اور بانٹنے میں کی لوٹ" دم گھڑی لگی اور گلدستہ کا سال دیر کے پورا کیا اسکی بابت جو ہم معذرت لکھ چکے ہیں اوسکو خیال کرکے وہ خریدار خود ہی انصاف کرلیں ہرج مرج تو سبکے ساتھ لگا ہوا ہے اگر ہم واقعی معاملہ کر بیٹھے تو تین مہینے کے (بطور چندہ) گلدستہ زیادہ کیوں دیے [illegible] میں زیادہ [illegible] اگر کوئی ہمکو [illegible] تو وہ جانے [illegible] اور کلکتہ جنوری کا گلدستہ زیر طبع ہے فروری کی طرح [illegible]

یارب بخیر و عافیتش دوام باد

حضور پر نور اعلیٰحضرت ملکہ والیہ نے یادگار [illegible] بھی خوشی [illegible] حیدرآباد کے راستہ میں بلا ناگہانی سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ وہ تو خدا نے خیر کی کہ بال بال بچگئے۔ نیا مانا خیر خیرات آڑے آگئی۔ ورنہ غضب ہی ہو جاتا۔ گلبرگہ کے قریب کرلالی اسٹیشن پر آپکی اسپیشل گھڑی ہوئی ستا رہی تھی کہ سامنے سے میل ٹرین آگئی اگرچہ اسپیشل اوس کا راستہ چھوڑے ہوئے دوسری لین پر کھڑی تھی مگر اسکا کیا علاج کہ پائنٹ میں کی غلطی نے اوسکو اوہری لین پر [illegible] ٹکر [illegible] اگر [illegible] فاصلہ رہ گیا ہوتا تو [illegible] لگا کر [illegible] چار [illegible] دیکھو کا [illegible] [illegible] پانٹ مین کا قصور حضور نظام [illegible] تو معاف کر دیا مگر اصل غلطی کی بنیاد پر کمپنی نے مقدمہ چلا ہی دیا۔

جمعہ کی چھٹی

دہلی کے صدر بازار والے سوداگروں کو آفرین ہے کہ انہوں نے دل کڑا کرکے قدیمی اور ضروری رسم کو زندہ کردیا۔ یعنی آپس میں یہ اتفاق کرلیا کہ جمعہ کے روز تا وقتیکہ نماز جمعہ سے فارغ ہولیں دوکانیں ہرگز نہ کھولیں۔ ہزاروں چھوڑکے لاکھوں ہی کا نقصان کیوں نہ ہو جائے۔ افسوس ہے کہ ہمارے شہر کے سوداگر ابھی اس طرف متوجہ نہیں ہوئے کچھ تو یک ہی ہے جو سوداگر کہ کمزور [illegible] دولت کے ہیں وہ اس بلا سے دم بخت ہو کے رہ گئے۔ [illegible] ہو جائے اوسکے سوگ میں یا اگر کسیکی شادی بیاہ دعوت وغیرہ ہوتی ہوں تو اسکی خوشی میں دو تین دکانیں بند کردیں مگر جمعہ کے روز اللہ کے واسطے دکانیں [illegible] خوبصورت آتی ہے ابھی تو ہم ایک ہفتہ کا انتظار کرینگے [illegible] چاندنی چوک والے دکانیں بند کرنیکی متفق ہوں [illegible]

خوب خبر لیکہ اور اڑا

اسسال نیچرل گرگون اور انکی ذریات نے مل جل کر اپنے اگلے پچھلون کا بھی نہ رسکا یا اور کچھ کچھ کوششش کی کہ کسی طرح ملک مین ہمارا ڈنکا لگ جائے اور یہان کی موٹی موٹی اسامیان پھانسے چند مہینے تک علیگڈہ کے بچون نے تھیلیان الٹ دین مگر وہی چل بدی کر ساتھ بہر ہوئے اور ایک ہی برا - یا دن بھر بادیا اور ایک ہی تھا النعلم لا مجسم خباثت نیچرل زنگے - وہین وہ یہان کے دشمن تین روز تک خوب گلا پھاڑ پھاڑ کے چیخے چنگھاڑے - اور بڑے چھوٹے کے رونے دھونے مگر ڈاک کے تین ہی پات کا مضمون رہا - نیچرل گرگون نے نیچر خانہ کو بیچ بیچ کھینچکے اور کھرچ کا سر کھول کھول کے دہی قوم دای قوم اور یا چندہ یا چندہ کیا - مگر وہان کے جو سچے مسلمان تھے انہون نے وہین سنگ لتھ دد دفتہ بہ کا ہی خیال کیا وہ انہون نے سمجھ لیا کہ ایک دن کو مرے سب دو ہی بس ان کے مرے کو کون روتا ہے - ان ناپاک زشت سفید ڈاکوؤن نے تو یہ پیشہ ہی اختیار کر لیا ہے کہ بعض بہ معاش فقیرون نے سا کیلئے یہ صدا مقرر کر رکھی ہے - **بابا لوگو مسجد ہوو ہی تیار** ایسے ہی نیچرل گرگے ہر سال بڑے بڑے شہرون مین آوازے لگاتے پہرتے ہین - **بابا لوگو مدرسہ ہوو ہی تیار** مدرسہ بن ہی گیا مگر نیچر کے قریب ہی ہو گیا - مگر انکی ہائی ہائی کا ہنوز روز اول ہے چونکہ زمانہ پرست ہوا کا رخ دیکھتے رہتے ہین انہون زمانہ جدت پسند ہوا سلیئے انہون نے سال مین ... کرنے کیلئے اور اسکو زمانہ بنانے کیلئے لوٹو مونو سیتی بلو نکالا - گو یہ منہ سکی بھی پھیر مین مگر اب زمانہ نہین ... وقت نہین ... ہوگی نہین ... گر ... بھی تو ... کی ہنسیا ... جواب ... شہر کے مسلمان ...

سب ہی سٹ پٹا گئے

اسسال نیچریون نے تو یہ سمجھا تھا کہ کلکتہ مین بڑی ہی دہوم دھام کا موقعہ ہے - جگہ جگہ کے راجہ نواب امیر کبیر اکٹھے ہون گے - ہم بھی خوب اپنے جوہر دکھائین گے - دو چار ہزار کا اگر گمان بڑھ گیا تو ہمین ہر دو چار سو تو پہنس ہی جائین گے مگر وہان تو انکی بدقسمتی سے ایسا صفایا رہا کہ بڑی بڑی بے نیچرل گرگون کے ہوش باختہ ہوگئے - آمدنی کا قلع صاف ہو جانے سے ہر نیچرل گرگے کا بجائے خود یہ حال تھا کہ ظاہر مین گرچہ بیٹھا لوگون کے درمیان ہون پر یہ خبر نہین ہے مین کون ہون کہان ہون مین چہ سرایم و طنبورہ من چہ سرایدہ والا حساب تھا حافظ نذیر احمد دہلوی بڑے چرب زبان اور پلے درجے کے لچر اسی سمجھے جاتے تھے مگر وہان تو انکی ایسی سٹی گم ہوئی کہ ہر کا کے ہوئے ... کیطرح کچے اپنی ذریات (نیچریون) پر منہ مارنے - غالباً اس مین یہ مصلحت تھی کہ کلکتہ کے مسلمان انکو نیچری سمجھین اور انکی بات کان دھرکے سنین - حاضرین جلسہ حافظ صاحب کے نیچرل ناچ کی گتون - توہی راگ کے زرتی نئی تہذیب کے تماشہ کی اکٹ پر متوجہ تو بہت ہوئے تالیان تھپکار تھپکار کے قہقہے بھی خوب اوڑائے - مگر جب انہون نے ان کے لکچر کا نچوڑ بھی وہی ایک دیکھی تو سمجھ گئے کہ یہان تو وہی حساب ہے اول چندہ - آخر چندہ - باطن چندہ ظاہر چندہ ناک سامنے سے پکڑلی تو وہی ناک - ہاتھ کو گھما دیکے پکڑی تو وہی ناک -

غرض ان کی تقریر سے بھی لوگون کے کان کھڑے ہوگئے

بالآخر جلسہ کا نتیجہ یہی نکلا ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

فرانس کی شامت آگئی

روس کی دو دیکھی سے فرانس اپنے آپکو بہت کچھ سمجھنے لگا ہو وہ ہماری بہادر گورنمنٹ کے خلاف سازشین تو کرتا ہی تھا اب ترکی سلطنت کے خلاف بھی کارروائیان کرنے لگا - اسیوجہ سے حضور سلطان المعظم نے سرحد پر فوج بھیجدی جسنے اوسکے ایک مقام پر قبضہ بھی کر لیا آیندہ کی خونریزی ہو رہی ہین یہ تو ہو ہی چکا تھا حال مین فرانس کیطرف سے اور ایک ایسی کارروائی ہوگئی جس سے صاف طور پر حضور سلطان المعظم کی مخالفت کا ثبوت مل گیا - محمود پاشا جو حضور سلطان المعظم کا نسبتی بھائی تھا وہ کمبخت دول یورپ کے گٹھ گیا - اور کمبخت اونکی جان کا دشمن ہو گیا - اور لبرل فریق پر مل کے ایسی سازشین کرنے لگا جسے ترکی سلطنت کا انتظام اب مثل آئینہ کے ہو گیا ہے اسلیئے کسی سازش کا چھپا رہنا ممکن ہی نہین اسلیئے یہ سازش خود ظاہر ہو گئی - مگر غضب یہ ہوا کہ وہ فطرتی اڑنگے سے نکل گیا - اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ایک فرانسیسی جہاز پہلے ہی لگا کھڑا تھا - خبر پہونچتے ہی محمود پاشا معہ اپنے دو فرزندون کے چپٹ اوسمین سوار ہو کے فرو ہو گیا جس جہاز مین وہ سوار ہوا اوسکا نام ... تھا - ترکی حکام کو ایک اور فرانسیسی جہاز **کونکور** شبہ ہوا کہ وہ اسمین سوار ہے چنانچہ انہون نے دردانیال پر اوسکو ۲۴ گھنٹے تک روک کے رکھا اور ایمبسیڈ فرانسیسی افسر سے (جو بیڑہ کا افسر ہے) کہا کہ بغیر تلاشی لیے ہم اسے نہین جانے دینگے مگر جب اسنے حکام کا اطمینان کر دیا کہ تمہارا شکار اسمین نہین تب انہون نے چھوڑ دیا - اسکی بابت افسر مذکور نے بہت اعتراض کیا کہ عہدنامہ کے خلاف کیون جہاز روکا گیا - وہان سے جواب ملا کہ تم عہدنامہ لیے پھرتے ہو - پریسیڈنٹ فرانس کو فوراً تار دیکر محمود پاشا کو مارسیلز میں گرفتار کر کے اپنا ہمدرد ... تک تو فرانس نے اسکا کچھ جواب دیا ...

آخر یہ آفتیں کب تک رہینگی

افسوس صد افسوس کہ جب لیڈی اسمتھ کے محصورین نے اندر سے گولی مار مار کر ڈچون کو یہ ثابت کر دیا کہ ہم اگرچہ محصور ہیں مگر اس حالت میں بھی تمسے ہرگز نہ ہارینگے اور برابر مارتے رہینگے تو ڈچون کی ہمت ٹوٹ گئی۔ گو ابھی سے کسیقدر بہادر برٹش فوجکی جان بچنے کی امید ہو آئی۔ لرخنسے بہا کر اور بالا من لیٹ گئی ہیں۔ ہماری فوج بہادری کا ذکر تو کیونکر۔ ہمارا دریشن نے ایسا چھالیا ہے کہ سپین کو قبر میں بھیجا دیا۔ اور سیکڑوں کو زندہ در گور کر رکھا ہے۔ جنرل وہائٹ ہی بچالے پیچ و تاب کھا کھا کے رہجاتے ہین کہ کیا کرین کیا نکرین۔ جنرل اگرچہ ہماری فوجکے ہزار دو ہزار بھی مر گئے تو بلا سے۔ دشمن کی قید میں رہنے سے تو غیرت مندون کیلئے یون مرجانا ہزار درجہ بہتر ہے۔ جنرل بولر بھی غالباً لیڈی اسمتھ کے قریب پہونچنا چاہتے ہین وہ اگر آس پاس بھی پہونچ گئے۔ اور محصور فوجکی نکلنے کی ابھی تک فرشتہ پہنچ گئی تو جان میں جان پڑ جائیگی۔ یہ پیچش بخار سب دور ہی ہوجائیگا۔ فوج خوب لپنے قوی کا بخار نکال لیگی۔

نیچرل غرفش

اس سال نیچرل جلسہ کا جو خاکہ اوڑا وہ تو واڑا ہی گر ایک بڑی بہاری دل لگی ہوگئی۔ پیسہ ہر سنٹ اخبار کا ایڈیٹر محبوب عالم بڑی طمطراق کے ساتھ جلسہ میں شریک ہونے کو گیا تھا لیکن اوسنے اپنے دل میں یہ سوچا ہوگا کہ یہی موقعہ اظہار عقیدت کا ہے۔ پیر نیچر کا رونا رو نیگو اخبار کی قیمت کے لیے خریدار دو لیکن آگ علمی ہاتھ تو نہ پھیلایا اب اصلی ہاتھ پیر نیچر کی روح کو خوش کرنے کی غرض سے حاضرین جلسہ کے آگے پھیلانے کے لیے پھیلا رہیں گے مگر وہان تو کارروائی مین ایسا الٹ پھیر ہوگیا کہ جس سے محبوب عالم کے جوش پر پانی پھر گیا بلکہ مخالفت کا خروش پیدا ہوگیا۔ اوسکا سبب یہ ہوا کہ پروگرام میں محبوب عالم کا نام محبوب اسلام لکھا گیا۔ جلسہ مین جب اسکی رائے کا نمبر آیا تو نام ہی ندارد۔ ایڈیٹر اخبار پیسہ ہر سنٹ کوٹ پتلون سے باہر ہوگیا اور اسقدر جوش بڑھا کہ آپے سے باہر ہوکے محسن الملک کو خوب صلواتین سنائین۔ پھر بھی نرہا گیا تو جلسے سے باہر ہوگیا نام کی ترمیم سے سنا ہے اسکو یون غصہ آیا کہ اسلام کا لفظ اسکے ساتھ کیسے منسوب کر دیا گیا۔ اوس سے تو اسکو سخت نفرت ہے۔

اسکو بھی خبط ہوا

روس وغیرہ کو ترکی سلطنت سے پرخاش تھی ہی فرانس کے دلمین بھی یہ کانٹا سی کھٹکنے لگی وہ ترکون کی روز افزون ترقی کو دیکھکے اوسکی آنکھوںمین خون اتر رہا ہے۔ سرحد پر جو ترکی فوجین روانہ ہوچکی ہین اوسسے اوسکو بھی یقین ہوگیا کہ ترکی سلطنت نے یہہ بھی پیر اڑنگہ بازی کی تجویز کی ہے۔ فرانسیسی مدبرین کا گروہ نو آباد افریقہ پر زور دے رہا ہے کہ جہانتک ممکن ہو بہت فوجین مقام شرہ سے آگے بڑھائی جائین اور اسقدر فوج بھیجی جائے کہ وہ سلطانی رباج کو ہر جگہ سے نکال دے۔ اور وہان سے آگے بڑھکر ودائی پر بھی اپنا قبضہ بٹھا لے حضور سلطان المعظم نے جو یہہ گٹ پٹ سنی تو انہون نے جھٹ اپنی فوج آگے بڑھا دی وہ تو اشارہ کی منتظر تھی اوس نے فوراً ودائی پر اپنا اڈا جما لیا۔ فرانس گورنمنٹ تجویزین ہی کیا کرے یہان تو تور ڑمارکو لیجیے والا حساب کر دیا گیا۔ ترکی فوجون نے آگے بڑھکے خوب مضبوط مورچہ بندی کر لی۔ فرانس کا پریسیڈنٹ اب اس ادھیڑ بن مین ہے کہ جب میدان خالی تھا جب تو کچھ خیال نہ آیا اور اب ترکی فوجون نے قبضہ کر لیا سخت مشکل کا سامنا ہے۔

چلایا کرو کیا ہوتا ہے

وسطی و مغربی افریقہ میں ترکی فوجین دہڑلے کیساتھ آگے بڑھ رہی ہین۔ اسپر فرانسیسی اخبار واویلا مچا رہے ہین اور تمام دولی یورپ کو مخاطب کر کے کہتے ہین کہ جلد ہوشیار ہو جاؤ۔ ذرا بھی غفلت ہوئی تو ترکی سلطنت دو چار کا تو ضرور ہی صفایا کر دیگی اور خواس سے خطرہ زیادہ ہوگا یہ خبر کہ علاقہ افریقہ کے شیوخ برضامندی خود دربار قسطنطنیہ مین حضور سلطان المعظم کو اپنی سرپرستی پر چکین سلطان بھی اطاعت قبول کرنی اسکو ...

اتفاق نکرو ڈر لگتا ہے

خدا جانے انگریزی اخبار ونکو کیا خبط ہوگیا ہے جہان مسلمانون کے دو ایک فرقون مین اتفاق کی بنیاد پڑی کہ انکے پیٹ مین خوف و ہراس کے چوہے قلابازیان کہانے لگے اور جھٹ انہون نے مشہور کر دیا کہ یہ تو جہاد کرنا چاہتے ہین۔ وسط افریقہ کے شیوخ جو سلطان المعظم خلداللہ ملکہ کی اطاعت قبول کر رہے ہین انکی نسبت ایک انگریزی اخبار ونگ اسٹینڈرڈ کی رائے دیتا ہے کہ اس اتفاق سے ضرور بالضرور مسلمانون کی جہادی سوسائٹی بالکل ترقی ہوگی ...

مین کیا کرون

ہماری دور شفقت حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کو اپنی بہادر فوج پر مصیبتین نازل ہونیکا بہت ہی قلق ہے اونکا دل ہر وقت جنگ ٹرانسوال ہی کیطرف متوجہ ہے وہ از راہ ہمدردی اکثر اپنی فوجون کے افسرون سے کہتی رہتی ہین کہ کوئی کام میرے لائق ہو تو بتاؤ۔ وہ سب شکریہ کر کے خاموش ہو جاتے ہین اصل تو یہی ہے کہ ہماری ملکہ کے مزاج میں ہمدردی معمولی حد سے زیادہ ہے۔ اور اصلی گڑ بڑی کا نام پوچھتی رہتی ہین ...

جنگ ٹرانسوال بچوں کا کھیل

یہ بھی کیا خدا کی قدرت ہے کسی کا دکھ کسی کی دل لگی ہماری بہادر فوج تو ملک قوم کی خیرخواہی کے لئے لڑ لڑ کے اپنا خون بہا رہی ہے - وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اگر ہم کے سب فنا فی الجنگ ہو جاویں تو بلا سے - ہمارا ملک بچ جائیگا تو ہماری ذریات تو مزے اڑائیگی آبادی کے ساتھ عیش و عشرت کے مزے لوٹیگی اور ذریات کا یہ حال ہے کہ اس جنگ کو ہنسی دل لگی سمجھتی ہے - اسکی جانے بلا کہ ہمارے بڑے بوڑھے ہو نہیں میدان جنگ میں کیا بیت رہی ہے جس طرح کہ ہندوستان کے بہادر لڑکے دل بہلانے کیلئے کبڈی کھیلتے ہیں اسی طرح لندن میں یورپینوں کے چھوکرے جنگ ٹرانسوال کی نقلیں اتارتے ہیں لوگوں سے ایسی خبریں سنتے ہیں اور جس طرح آپ بھی کو دیکھا کرتے ہیں - چنانچہ لندن کے قریب ایک قصبہ کا ذکر ہے کہ وہاں کے سو ڈیڑھ سو لڑکوں نے یہ مشورہ کیا تھا کہ آج تو جنگ ٹرانسوال کا نمونہ دیکھو - آدھے فوج بنے اور آدھے تو قدرتی انگریز تھے - وہ برٹش فوج بنگئے - دونوں میں آمنے سامنے کی ٹھہر گئی - خوب ہاتھا پائی ہوئی - لات مکا - دھول دھپا - جوتی پیزار - نوچ کھسوٹ کا تو کچھ کہنا ہی نہیں - بہتوں میں مادرزاد جوہر ہے - ٹانگوں میں ایسی رنگ ہوتی ہے خود بخود پاؤں میں جھٹکے آتے رہتے ہیں - گو کہ ایک دوسرے کے مقابل میں دلیریوں کے لڑکے تھے فطرتی شجاعت سے مجبور رہے - ٹھوکر بازی بھی ہوئی - علاوہ ان حملوں کے اور جس سے جو بن پڑا دونوں فریق نے خوب ایک دوسرے کی خدمت کی نتیجہ یہ ہوا کہ بوئر جماعت کہ ہماری نقلی بہادر فوج کو شکست ہوئی - ایسے مقابلہ میں اڑے رہنے کی ہمت تو بہت کی مگر ہار نہ سکی - آخر وہ بھاگ کر ایک

پہاڑی پر چڑھ گئی

بوئروں کو شکست دینے سے ہماری فوج کو دل گردہ میں ذرا تکان اور پھیپھڑے میں سستی پیدا ہوگئی تھی اسلئے وہ ایک شان کے عالیشان مکان میں (جو اس پہاڑی کے قریب واقع تھا) ستانے کے لئے گھس گئی - اور یہ سمجھ لیا کہ لیڈی سمتھ یہی ہے - بوئروں کی مغرور فوج نے جو برٹش فوج کو ایک مکان کے احاطہ میں دیکھا تو یورش کرکے چاروں طرف سے گھیر لیا - مثل مشہور ہے - جلے تو پھر مارتے ہیں - یہ تو وہ بھی شکست کھائے جلے ہوئے تھے اسلئے انہوں نے پہاڑی پر سے پتھر اٹھا اٹھا کے اس مکان پر اتنے برسائے اتنے برسائے اتنے برسائے اتنے برسائے اتنے برسائے کہ اس مکان کے تمام شیشے چکنا چور کر دئے - بلکہ کواڑوں تک کے ٹکڑے اڑا دئے - تمام گاؤں میں ہوحق مچ گئی - کوئی چلیو دوڑیو - بوئروں نے آفت ڈھا دی - پولیس فوراً دوڑی آئی - اور بوئروں کے فریق پر دھاوا کر دیا پکڑ دھکڑ جو شروع کر دی تو اس گروہ میں بھگدڑ پڑ گئی - ساری فوج گراب مارنے بھول گئی - سر پیر کا بھی ہوش نہ رہا - سر پر پاؤں رکھ کے ایسی بھاگی بھاگی دوڑ دوڑ ہو کے پولیس نے دو چار سپاہیاں پکڑ لئیں - عدالت میں مقدمہ پیش ہوا - لڑکوں نے سارا قصہ بیان کیا - عدالت میں خوب قہقہے اڑتے اور اڑتے کیوں نہیں شکست تو بوئروں ہی کو ہوئی تھی جتنا خوش ہوتے نقلیں بھلے تو اچھلتے کودتے تھوڑا تھا مگر مجسٹریٹ ہی کچھ تھی کہ عدالت تھی -

جب سب لڑکوں کے اظہارات ہو چکے تو مجسٹریٹ صاحب نے امن عامہ میں خلل ڈالنے کا جرم قایم کرکے تھوڑا تھوڑا جرمانہ سبکو سزا ڈالی چلو خیر یہ بھی خوب ہوا - رہی سہی کسر یوں نکل گئی

ابھی سے گھبرا گئے

لیجئے حضرت ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ہماری بہادر فوج جب تک چپ ہے اور نرمی سے کام لے رہی ہے جب ہی تک انگلستان میں شور ہے کہ فلاں افسر کو مار دیا فلاں کو قید کر لیا - اب تو پورے طور سے قایل ہو گئے کہ بہادروں کو بھی جوش آگیا - اور سارا ہم نے پتلونوں کو سکر مارے گولوں کے ڈچوں کی پتلونیں ڈھیلی کرنا شروع کر دیں - اپنے بچے گھبرائے - اور برٹش فوج کی بہادری کا اثر معائنہ اونکے دلوں پر پڑنے لگا ہماری بہادر فوج کی توپوں اور گولہ باری نے اون کے چھکے چھڑا دئے - کیونکہ ایجانب نے اکثر ڈچوں کی رپورٹ میں بھی بیان دیکھا کہ برٹش گولہ باری بہت پر زور ہوتی ہے اون کے آگے ہم جیسے رہنے کی تاب نہیں ہوتی بس - ناینن ناینن قتل - اسی برتے پر دلیر بڑے بڑے منصوبے گانٹھ رہے تھے کہ یوں کر ڈالینگے انسانی خون میں برٹش کے اسقدر سپاہی بیکار کر دینگے - ضرور کر دینگے - منہ سے بک دینے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے جب منہ کی جان کو دھادوا کہ اون بچے ہماری برٹش کی عظمت و شان پر حسد کرکے انہیں سامان جنگ بھیجنا شروع کر دیا سارے منز ہماری بہادر فوج اپنا ہمارے سپاہیوں سے جنید افسروں پر ہاتھ صاف کرنے شروع کر دئے - مگر اب ہماری گورنمنٹ بھی چونک گئی - اور جرمنی کے جہازات - سامان جنگ و سامان رسد کو گرفتار کرنا شروع کر دیا - یہ بل پر کودتے تھے وہ بل تو ہماری گورنمنٹ نے نکال دیا - اب بتاؤ کس کے بل پر کودو گے -

کمبختو! اب تو اطاعت قبول کر لو - اور اپنی جانوں پر رحم کرو - کیوں ہماری فوج کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہو - ورنہ اب تمہاری خیر نہیں - اب ہماری فوج تمہاری بھی ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے -

اب بھاگنے کی باری آئی

دیکھئے ہماری بہادر فوج کی بہادری کہ جرمن کی بیماری سے نجات پاکر فوجون کو ایسا پیچ دیا ہے مین ڈالا کہ پکڑ دھکڑ کا خیال تک کرتے ہی نکلکر بھاگنے کا سبق پڑھا دیا۔ یہ فن بھی خوب ہی دکھایا کہ جو فوجون کے بھاگنے کی خبرین آنے لگیں معلوم ہوتا ہے کہ جب سے منی پور کا ہارو اور سب کی جان بچنے کی امید نہ رہی۔ اور ہماری گورنمنٹ نے انکو گرفتار کرنا شروع کر دیا تو سمجھ بائیس کہ بھاگنے اور بھاگنے ہی بنی کمبختون نے سر بھی بہت ابھار رکھا تھا۔ ہماری بہادر فوج اور مینہ بانسرون کا دم ناک مین کر دیا تھا۔ انکو مارا اسکو مارا اسکو پکڑا اسکو پکڑا آئے دن یہی خبرین آتی ہیں کہ ہندوستانیون نے فلان افسر کو مار ڈالا فلان کو زخمی کر ڈالا فلان کو گرفتار کر لیا فلان کو اڑنگے مین پھانس لیا۔ تو ہمین لگنے لگا کہ گھر بار دوے بھاگے۔ جب مجبور کر رکھا تھا۔ تو سامان رسد کو بھی اپنے باپ دادا کا مال سمجھکر لے اڑے۔ غرض کہ ہمارے بہادرون کو عجب طرح کی کشمکش مین ڈال دیا تھا۔ وہ بھی حیران تھے کہ ترکیب بیٹھے بیٹھے ان سے پالا پڑا۔ آخر کار یہی سوچا کہ یہ کرنا ہے کہ ہو اور انسے اچھی طرح نپٹ لو یہ سیدھی طرح باز نہ آئینگے۔ ہمارے بہادرون نے ادھر ڈھونڈ کھوجکر سارے بھاڑ سا کھونٹنا شروع کر دیا تو وہ چار ہی دن مین دشمن پر بگڑتے پھرے۔ جب مقابلہ کی تاب نہ لا سکے تو سر پر پاؤن رکھکے بھاگے۔ اب بھاگے بھی کس انداز سے کہ توپین اور کورٹ میدان جنگ ہی مین چھوڑ دیا اور آپ رفو چکر ہو گئے معلوم نہین انہون نے مصلحت کیا سمجھی یا تو یہ بھاگا ہو گا کہ فوج پکڑ لی تو محتاج ہو گی بھوکی مرے نہ مین رہیگی اور ہم سے بھاگ نکلا جائے [illegible]

نیکی برباد گنہ لازم

یہ بھی قسمت کی خوبی ہے کہ ہماری بہادر فوجون نے ملک و قوم کی خاطر لڑتے لڑتے جان گنوا دی لہو پانی ایک کر دیا۔ ہزارون طرح کی آفتین جھیلیں۔ مصیبتیں اٹھائیں۔ بقول شخصے ع جگر کیا کباب تر سے عشقین آزار ہوا۔ جینا دشوار ہوا۔ کمبخت فوج جیسے نامردون کی غلامی قبول کرنی پڑی۔ طرح طرح مار کھانی پڑی۔ صبح شام سردی مین ٹھٹھر کے کمانی دار رہے کے چلتے بنگلے وہ الگ۔ اندھیرے اجالے۔ بد تہذیب ڈچون کے گھبرانے سے پہاڑون مین ٹھوکرین کھا کھا کے سیکڑون قلابازیان کھائیں وہ علیحدہ۔ مگر بعض پالیسی گرون کے نزدیک یہ بھی خاک کیا۔ ہمارے بہادر افسرون نے دن کو دن دیکھا نہ رات۔ سردی دیکھی نہ برسات۔ ہر دم۔ ہر لحظہ ہر ساعت دشمنون کی تاک مین لگے رہے۔ ذرا آہٹ پائی کہ جھٹ اچھلکر کیمپ سے باہر۔ ذرا کھٹکا ہوا کہ بیٹھے دھوان دھوان تڑا تڑ کی بھرا دی دشمن سامنے ہوا یا نہوا۔ مگر انہون نے دو چار منٹ بارود کے دھوئین اڑا ہی دئے غرض انہون نے دشمنون کے دل ہلانے کے لئے اپنی شجاعت و مردانگی یہان تک ثابت کر دی کہ فوج افسرون نے ضرور اپنے دلمین سمجھ لیا ہوگا کہ انگریزی افسر غضب کے لڑاکا ہیں اور انکو مقابلہ کیلئے کوئی نہین ملتا تو ہوا ہی سے لڑتے رہتے ہیں انسے ڈرنا چاہیے مگر اس کا کیا علاج کہ ہمارے مہربان کارگزاریون پر یہ ریمارک کرتے ہین کہ یہ ناتجربہ کاری ہے۔ بزدلی ہے۔ انگریز جو یہ بھی نہین سمجھتے ہون گے کہ ابھی سے برٹش افسرون کے اوسان خطا ہو گئے۔ اونچ نیچ۔ نتیجہ بے نتیجہ۔ کار بیکار کچھ نہین سوجھائی دیتا۔ مضمون نہان دھون۔ ترازی برآن کی مطلب کے علاوہ وہ کہتے ہیں کہ جنگی افسر کیسے ایسے ٹسٹ ہوتی ہین کہ جب ذرا سی آہٹ ہوئی اور انہون نے گھبرا کے توپچی کو دوڑنے کا حکم دی دیا۔ الغرض یہی ہے کہ فوجون کو میدان جنگ مین

نکال تو دیتے ہیں

مگر بے لڑے بھڑے فوجون کو لوٹا لیجاتے ہیں۔ الزام دینے والے الزام کا چھپر تو سر پر دھر دیتے ہیں مگر اون مصلحتون کو ذرا بھی نہین سمجھتے۔ ہمارے بہادر افسر اگر فوجون کو کالے دے دے کر خالی خولی میدان سے واپس لیجاتے ہیں تو کیا برا کرتے ہیں۔ اسمین دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ فوج ہوا کھاتی رہیگی۔ تو چاق چوبند رہیگی۔ دوسرے دشمنون کے دلپر رعب بیٹھا رہیگا کہ برٹش فوج خود ہی لڑائی کے لئے بکو ٹوٹتی پھرتی ہے اس سے ڈرنا چاہیئے۔ اور واقعی اس گڑبڑاہٹ کا اثر بھی بہت پڑا کہ فوج پہلے جس طرح اڑیل ٹٹوؤن کے میدان جنگ مین اڑی رہتی تھی اب نہین اڑی رہتی بلکہ سامنا بھی کرتی ہے تو دور ہی دور سے اور اسوقت تک کہ ہماری بہادر فوج نظر نہ پڑے۔ جہان اوسکی صورت دیکھی اور یہ الگ ہی اور چھو ہو گئی اسکی وجہ یہی کہ اوسنے دل مین سمجھ لیا کہ برٹش فوج تو خود ہی ہم کو ہیرتی ہے۔ موقع بے موقع۔ وقت بے وقت۔ صبح شام۔ رات دن۔ اندھیرا اوجالا۔ دھوپ چاندنی سردی گرمی کچھ نہین دیکھتی۔ ذرا آہٹ پائی کہ چٹ لڑنے مرنے کو تیار ہو گئی۔ ایسی فوج سے کون مقابلہ کرے۔ کہ جسکو ذرا بھی جان کی پرواہ نہو۔

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو جس کارروائی کو انگریزی ممبر ناتجربہ کاری بتاتے ہیں اوسی نے فوج کے قدم اوکھاڑ دئے۔ ورنہ وہ تو مرا تلیم نہین کا خیال کرکے میدان جنگ مین آتی مگر یہ خیال اوسکا اوسیوقت تک رہا جبتک کہ فوج کو بزدل اور جان چور سمجھتی رہی اور جب اسنے دیکھا خود ہی جان سے بیزار ہے تو اسکے ہوش باختہ ہو گئے انگریز ہمارے بہادر افسرون کو ناتجربہ کار سمجھتے ہین وہ گھر ہی بیٹھے [illegible]

معرکہ آرائی

پنچ بہادر کا سال مبارک

سال نو ہر سال مبارک

لیجئے حضرات سن اٹھارہ سو ننانوے بھی نہنی مانو والی جوانی کی شال اپنا بوریا بدھنا سنبھالکر چلتے پھرتے نظر آئے - سال نیا نے بی ممتا جان کی مانگ کیطرح پرانا پائجامہ بدل ڈالا بسنہ انیس سو بفتح فیروزی بشکل باد نوروزی یکم جنوری کو علی الصباح مرغے کی اذان سے پہلے تخت شاہی پر جلوس فرما ہوگئے - انکی بھی عمارت کا بنیادی پتھر رکھا گیا پہلے حضرت نے تو ابھی بارہ مہینے کی ذراسی عمر میں وہ وہ ظلم کئے کہ دنیا چین بول گئی - اہل عالم کی آسایش و خوشحالی سوسن جان کی ناک کی ہنسی سی کیل لے گئی دلوں کی پریشانی و سرگرانی بی چوٹی جان کی لمبی لمبی زلفوں سے بھی چار بانس آگے خشک سالی جان محمد کے رومال کے ہم پلے - بادل اللہ دی نمازی آباد والے کے ایمان کا مزاج بنگیا - بلج دولی جان کا باسی نخرا - کہیں تلوار دار ری ڈالی کے ابرو بنکر چلی - کہیں قحط کی بھوکون کے دل ہلا دینے والی صدا آئیں امیر جان پانی پت والی الاپ سے جاملیں - تماش بینون کی چندیا دیشی جوتیون کا نور الوز اعلی نور ہوگیا - بنیوں کا دماغ ہو کر آسمان تک چڑھ گئی دکار نواب جان کی لیاقت بنکر ناپید - بنیون کی دوزی حیا تک سوار والیون کی کیطرح مفقود - مہرون کی سخاوت امراؤ جان وعدہ ہو کر معدوم - رنگ گندم نور جہان کا - گندمی رنگ ہوکر محمودہ جان کے ناز و غمزے سے جا ملا - زمانہ کا ڈھنگ بی جان کے چاہنے والون کا رنگ بنکر بگڑ گیا - ہر فرد بشر کا دل پنواڑنون کی چھالیا کی طرح چورا چورا ہوگیا دون کو چین نہ رات کو آرام - ہائے وائے کی آواز حسینی جان کے گانے سے دون کی لینی لگی - بھی واللہ دنیا میں بھی دن رات عجب عجب تماشے نئے نئے کھیل ہوتے رہتے ہیں زمانے کو الٹی چال ہر حال پسند ہے - ولی اللہ میراسیون کا نام ہوگیا - رنڈیان اللہ بندی بنگئیں - حافظ جی مسجدون میں جمعہ کی نماز کے اندر ادمیو نکا رومال مولفتہ علیہ السلام غائب کرنے لگے - مولویصاحب زنانے بھیس میں برقعہ اوڑھ ڈولی میں بیٹھ یاد الہی واعظ و پند کی جگہ الہی جان کے مکان پر تشریف لیجاکر شرح تحریر معکوس پڑھانے لگے مغربی تہذیب ہندوستانی گلی رنڈی کے بھیس میں پتلون سے باہر ہونے لگی - جلتی کا نام گاڑی رکھا گیا رنگی کو لوگ نارنگی کہتے ہیں - یہ تو زمانے بھر کے کچے چھٹے کالت ہے مگر یار لوگون کی تو اور ہی مت ہے جنسے وشنہ نان ہیں کی درگت ہے زمانے کا الٹ پھیر ہمیشہ سے چلا آیا ہے ہم کیون مفت کا رنج کریں بقول شخصے ع

آئی جانی چیز کا غم کیا کریں

یہ تو یون ہی ہوتا رہا ہے اور یون ہی ہوتا رہیگا - دنیا عالم خواب ہے - انسانی جسم سے جب روح نکلنے ہی اوسکے پس ماندگان بڑی ہائے ہلے مچاتے ہیں بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے - کہ جسم مکان ہے اور روح مکین - ٹوٹے ہوئے بوسیدہ گھر کو لوگ چھوڑ دیتے ہیں - کیونکہ یہ کرایہ کا مکان ہے - اصلی نہیں - جیسے میلے کپڑے اتار کر اجلے پہن لیتے ہیں اگر میلے کپڑے یہ سمجھ کر کہ ٹوپی مان ہے اور باپ عمامہ آستینیں بھائی دامن گریبان وغیرہ فرزند و لواحق ہیں - اور بیوی جان پاجامہ یہ اگر اپس میں رنج کریں کہ ہمکو یوں ہی چھوڑ دیا تو کوئے جونپور کا قاضی کہاں تک قابل اعتبار ہے - وقت ہمیشہ ایک رہتا ہے - یہ کم و بیشی ایک نسبتی بات ہے - پھر ننانوے کے جانے کا غم اور نئے بیکر کے آنے کی خوشی کیسی - سب زمینی و بناوٹی مصنوعی چیزوں کا قیام پذیر ہیں اسلئے جھوٹ ہے اور جھوٹ کا خیال عبث خیر جی یہ تو فلسفی کی باتیں ہیں واللہ ہمارا خیال بھی کہاں سے کدھر جا کودا لکھ کیا رہے تھے اور بکنے کیا لگے - قلم بھی اندھے حافظ جی کی لکڑی بنگیا - آجکل جاڑے نے سب کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے مگر بازاری نازک کمر منہ زور گھوڑیوں کے حق میں تو یہ موسم عمدہ ہے - اندنون محصول مکان کا نرخ دونون پر پہنچ جاتا ہے - ارے میاں یہ کیا بکواس لیبیٹھے کوئی تازہ خبر سناؤ لو بہت بہتر لیجئے - آج دوپہر کو بعد بی زینب جانکے وضو کرنے کا بڑا لوٹا کوئی اچکا دن دہاڑے لے اڑا بہت خوب تعبیر ہم بتاتے ہیں کسی اونکے چاہنے والی کی فصد کھلیگی - لاحول ولا قوۃ یہ بھی کوئی خواب تھا کہ تعبیر بتاتے ہو - اچھا نہ سہی - ارے سنئے آجکل طوائفین لکھنا پڑھنا سیکھنے کے واسطے بے طرح تل گئی ہیں - پیسے والا قاعدہ کسی چار پیسے والے یار سے منگوا لیا ہے - شام کو کو ہاتھ میں لیکر برآمدے کی کرسی پہ جھکر آنے جانے والون کو - الف - بے - تے سے لام کاف تک سنا رہی ہیں - خدا جانے یہ ڈھنگ ... کیا حشر ڈھائیگا

کونسی پلٹن مین بھرتی کیا جائیگا - ہمارے خیالمین
گورے گورے رنگ والی اگر ذرا نسوان کو نادری
جائین تو خوب کام سے پھر دیکھین فوج اور لو نمبر
کونسی نئی چال چلتے ہین جہان ہوئی مرئی ناسکون
کی اثردروان وونیج شرور تو ہین لیکر یہ مسلح فوج
میدان مین گئی تو آنا فانا سبکے چھکے چھڑا دیگی
خدا کرے یہ تجویز پیش ہو کر پاس ہو جاوے مگر
میرا بھی چالان کئے جائین - بھئی یہ کیون - یہ
نخرون کی جگہہ لڑنے کا کام دینگے - کیون کیسی
کہی بہت خاصے تم تو یار نہین سکھ ہو - اچھا اب
رخصت - کل ساقی نامہ سنائینگے - یار لوگ بغلین
بجائینگے - حاسد جل جائینگے -

راق

ایک جاتا ہے ایک آتا ہے دخل کیا اسکے کارخانہ مین

بقلم ایک مجو نگار خدائی نوجدار وہو

نئی روشنی کے طرز تحریر کی دو تین سطرین

مائی ڈیر پنچ بہادر - بھائی تمہارے سر کی قسم
سنہ ننانوے نے تو سال کے سال قیامت
ہی برپا رکھی - ایسے - سو جنگ - طاعون -
الغلو انزا کے علاوہ چلتے چلتے حضرت قحط اور
معاملہ مصر کی دو ایسی بلائین لگائے جاتے ہین
کہ دیکھیے ان آفت خیز ہستیون سے خزانے
کے خزانے خالی ہونے پر بھی کیونکر جان بچتی ہے
سنو بھائی دنیا ہے اور اپنے مطلب کی میرے
نزدیک سنہ ۹۹ پر لعنت کرکے اب سنہ ۱۹۰۰ کی خوشامد
ضرور ہے کیونکہ سال بھر ان حضرات کے ساتھ
ہی بسر کرنا ہے - خدا معلوم یہ کیسے ہون کیسے
نہون لہذا یہ چند شعر سال نو کے نام سے حاضر
خدمت ہین

آئی ہے کیا خشک سالی مین نئی فصل بہار
امتش کی ہو تو ہو ترشح ابر جمیعار
فیض گلچین چمن مین کوشش بیداد ہر
آمد گلشن مین جو ہوئی اس نے بیکی جیب کر
گرم رفتاری مرے جیسن ہوئی ہے
بلبلین سب مست ہو کر عاشق منتظر
دیکھ کر کیسی گلشن مین ہے عالم نور کا
جیسے پنہا ہے غروب شمس میں ساقی کی
چشم نو سے دیکھتا ہے گلشن سمان
خشک سے ابھری آتی ہے صبا ہر گل کے
یہ تو سب کچھ کے مجموعہ نین خوشبو کے
خشک سالی میں تروتازگی کیواسطے
جب عاشق ہو گر منظر بہار کا ہو قحط
لے تو لے پھر گلشن ساقی کی راہ
کہ ہے اس قطع پر چمن سا ساقی نامدار
ساقیا دے جام پر تو جام چھلکو شہا
دیکھ ساقی خشک سالی کا ہے جو زبان
میکشو پہچے کہ ابر بہار کیون
زور پر ہے آتش تری کی پیہم حضرت معتار
ہے وفور بادہ نوشی آنکھ ہو جہان
قحط کا کیا اور بھائی لکھنا چاہیے
قحط مین بستا ہین ہیرے کیا پی کر سب
جسکے باعث ہے جو بھی خلقت نیمانی ہیر
بسکے ہمنشین کے ہو کی بدولت ہوا
جانرہ پر گہہ کا خود پیچھے پھرتے
دل مین نیچ ہین یہ لطف جا کہ بھر کر ساقیا
یا حیو تو ہین ہی کی ابر دو صوتی بھی شریف
اینتہی پہنچ جنجاب کو لانی لگی

سب کو پہنچا ہیں جاتیں ہے گلشن مگر کا ابر
ہو شفتگی سے جو سرگرم ہو ہوا یا بکا
کا ہین آتی ہین مگر ہستی آتی ہے بہار
اکطرف کو خستہ وزمان نا بہین کیا ہوا
گل کی بربادی اور ہی کی بلبل بیقرار
دیدہ نرگس کو ہے کالی گھٹا کا انتظار
ہر روش گل چاندنی کہلاتی ہی نہ ہوا
خشک ہو کر شگیا ہے زعفرانی مازار
آیا خیابان چمن گنبد پر گ بار
باغ مین ایسا ہے ہر جگہ جنگ ستار
لیجئے کرتا ہون اسکا سبب بھی آشکار
ہمنشین کہ پیچ کیا ہی کل عطر بہار
سو کہو گیا ہون کس کس سرد کی شاخ کا
نشہ کا ہین گہہ ہی جو گردش دمار
دلسے انتر ضبط ہو سکتا نہین شیخ و تو خار
اگین پیر اکڑ بیان تھا ہوا ہون ہوشیار
بلا استغنا ہو لوگ ہین اپنا شعار
گلشن مین پہنچا تو پوچھا ابر ہے سو غبار
گرد ون مینا مین ہو گہہ کے پھولو کے ہار
شام غم ہر کرکے ہیں بادہ خوار
ان کو ساقی کچھ چو چو کی پلانا بار بار
زیر دان کو کچھ وہ ابر لیں و نہار
نیم غمساری ہو جسکی بدولت ہو ہزار
اردلی پیو آگی مد سے ہین کاشتکار
مجھ کچھ ہے بار بار ہر مایا کی لغار
جیسے ہین دیکھیں کیا ہے نجانے چکا کیا
المدد سال نو اسلام علیک سنہ ۱۹۰۰ء

راقم

م ح - ابر لکھنوی

وسعے مجھے بادہ عمر انی
قحط سالی مین نہین ہے ارزان
بیوزان و گران ہو ساقی
میکشی آج مقرر ٹھہرے
تجربہ مرتے ہین ترسے منہ لئے
قہر آئی ہے تیری کالی آنکھ
لطف کیسا تھ پڑے شوخ نظر
جب ہو مجھے ہاتھ تو ساغر لیکر
مست ہلائین کو ساغر بھر دے
سال نو مین ہے پرانی درکار
دختر رز ہو پرانی کیسی
لا او سے محفل مستانہ آج
میکشو نین پہ بہت جوش کرش
جام جھکتے ہین جو سر کی صورت
کہین تو روزہ خالی جائے
نوجوان شوق حسینان فرنگ
اسطرح پھرتے ہین بازار مین
ہر طرف جشن کی تیاری ہے
تو بھی دے دیر نکر اے ساقی
جمع سب رند ہین میخانے مین
سیر کرنے کی نہین ٹھہری ہے
ہم اوٹھینگے مے احمر پیکر
اک طرف دور مے ناب چلے
مطرب شوخ سنائے یہ غزل

قسم نہین ایکہی ساغر ساقی
واہ وا - یہ بھی نہیں شے ارزان
کشتی بادہ روان ہو ساقی
نقد جان قیمت ساغر ٹھہرے
ہین بالا بال یہ گہو نگر
کیا بڑی اور ہے متوالی آنکھ
گردش مہرمین گئے ساغر
نہین تیرے سے رند وعائین دیکر
اور تیرا یہ اشارہ ہو کر
ساقیا جام مے عیش بسیار
دختر جنت کے برابر ہی ہی
ہے نہین پی ہو نو برہم ہے مزاج
ایک ساغر مین ہو محفل بیہوش
ہوش اڑجائین خبر لیں ہوت
گردش عیش ہین ساغر آئے
ہے نئی جنگی جوانی کی امنگ
کباب جسطرح سے کہسار دتین
لیس ہی ساعت مے جواری ہے
ہو عنایت کی نظر اے ساقی
جان رندون کی ہو بیمانہ مین
میکشی آج نہین ٹھہری ہے
خیر امین ہے کہ دیئے ساغر
اکطرف تار پہ مضراب چلے
لن داؤد مین گلے یہ غزل

غزل

رند جیا تے ہین ساغر ساغر
پھر دیا تو نے دوبارہ ہمکو
خوشنما اور سنہری رنگت
میکشی چھوٹ نہین سکتی ہے
نگلی بخشش اڑانے کیلئے

ساقیا دے ابہین بھر کر ساغر
بن گیا قند مکرر ساغر
ہے تری طرح سے دلبر ساغر
ہم بہین گے لب کوثر ساغر
گر بہشت چشم سنگ ساغر

ہ رمضان کی تماشہ رہیں قوم شیعہ - بادہ خوار - مسافر
جتلو برواشتہ ایک عدیم الفرصت ملیح آباد

مسٹر مولانا پنچ ابو الظرافت الجد والبید را الظرافعال
اسلام

السلام علیکم - کیف مزاجکم گھٹتے ہاتھ شیک
ذکر ایضاً - حضرت پہچانا ہم کون ہیں سیر اور
پوستا ہیں وہی میں وہی پنچ بہادر کے نامہ نگار زندہ
دل نثار لوچدار مضمون نگار - انگشت نمائی اہالیان
میواڑی ولدیات والدیا والپسری والمہران -
والبنات - ڈیڑھ ماہ دو ماہ تک بجانب امراض مختلف
سے دل لگی میں مشغول ہے - اب ذرا فرصت ملی
تو پھر نامہ نگاری کا شوق چرایا - لیجئے اب خبر سنئے
تازہ بتازہ نو بنو گرما گرم چٹپٹی مصالحہ دار - (واہ)
ہلت ذرا ناک کے سامنے چلون میں سے نکال کر
- کیا ہوا رومال لگا لیجئے - بہادر کام ہو جائے -
اسٹیشن ریواڑی پر جس راس پانت میں
شکرات کے تہوار پر آتا لیدہ کھا گئے کر کل
لوٹ ہو کر مرض تحز میں مبتلا ہو گئے - پھر تخمہ اور ہیضہ
کا چونکہ چولی دامن کا سا - ساتھ ہے - جھٹ
حضرت ہیضہ پر شاہ نے تینوں کو آ لگایا اس
مرض کے بچ کنوں کو فوراً سے پہلے اطلاع کی گئی
پھر کیا تھا فرسٹ ٹرین سے ہی ڈاکٹر صاحب بہادر
تشریف لے آئے - آتے ہی قرنطینہ میں پہنچایا -
جو مریض یا تو اوہر یا اودہر فوراً ہی تو ہو جاتا ہو
تینوں کے تینوں اسٹیشن مدم آباد کو چپت
یہ قرنطینہ خالی کر گئے - ہیضہ کے روک تہام کی
بابر اسٹیشن پر بڑی سرگرمی سے ہو رہے ہیں
مگر ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ کہیں اسکا قدم شہر
کے درمیان میں نہ آ جائے - کیونکہ شہر میں

ہیں حلوائیاں پر جو بیس سیر کا فروخت ہوتا ہے
اور اناج کا نرخ دس سیر کے قریب ہے بلکہ کچھ
اس سے بھی کم - غریب غربا سیر بھر مٹھائی
کے لالچ سے کہا جاتے ہیں - حلوے کی شکل
بالکل گوبر سے مشابہ ہے - اس گورنمنٹ
کو اسطرف توجہ کرنا ضروری ہے بلکہ فرض ہے
ورنہ وکہا دینگے کہ کیوں ہم کیا کہتے تھے
قحط کے امدادی کام بھی شروع ہو رہے ہیں
شریف بھوکے مر رہے ہیں - مگر ان غریب غربا
بہاو ڑہ بجائے نصف شکم سیر ہو ہی جاتے ہیں - شرفا
کی ایک تعداد کثیر اس شہر میں بے روزگار ہے جسکی
پاس مڈل کا پاس نہ انٹرینس کا سرٹیفکٹ نہ ایف
اے کی سند نہ بے - اے کا تمغہ ہے - ملازمت
ملے تو کیسے ملے کیونکہ سرٹیفکٹ والے لوگ ہی انسان
کے درجہ میں شمار کئے جاتے ہیں - شریف بیچارے
بھوکا مرنا قبول کرتے ہیں مگر مزدوری ہرگز نہیں کرنا
چاہتے - مہاجنوں کا طوطی بول رہا ہے بقالوں
کی گیاں کہار ہی ہے مسلمانوں پر مصیبت آ رہی ہے
جو اس شہر میں نہایت مفلس قوم ہے -
باگڑیوں کا انبوہ کثیر و جم غفیر بازار میں گلی
کوچہ میں بھیک مانگتا نظر آتا ہے باگڑی بالکل
مزدوری کرنے سے جی چراتا ہے یہ قوم یہاں پر
تیر تکا بازی و گداگری سے اپنے دل توڑ رہے
ہیں - چھوٹی امت کے لوگوں کی بن آئی ہے -
سمجھے بھی - کیوں - بس کچھ لو ایڈیٹر اشارتے
کافیست الخبیث یمیل الی الخبیث - چھوٹی امت
کے کام چھوٹی امت سے ہی نکلتے ہیں -

نیچر نے عجب نقشہ بنایا ہی کہ کا
لے نام دہبو لیسے کبھی سیر و سفر کا
ظالم ہو گا جس عضو میں ہے تیر نظر کا
یارو ں کی بیطرح ڈسٹنگ کا نشان گز کا
منظور ہے گر دیکھنا اس سال کی گرگا
شہر وا ابھی کچھ وقت نہیں ہے پہر کا

گلزار پر گر کا جہر گر انگلینڈ کی سولی
ہی خوف نہ طاعون کی انڈیا میں پہنچے تو
مجھے دیکھی کیا نہیں اسکو بیہنسنا
انگلینڈ ابھی ہم بھی بنا دینگے لیفٹنٹ
لندن سو شگا لیجئے بلور کی عینک
ہے ٹھیک نہیں کی کس اچکا نام

لوچدار غزل

ہاں خواب میں جو ہر کو اشک نظر آئے
عاشق کو فقط اپنا ہی اکبر نظر آئے
سائنس کو بس گھوڑا و خچر نظر آئے
کل خواب میں سو دیکھا تھا زاہد کا عشق
چلون پہ جھٹک بھی ہو پھر روم کی ٹوپی
طفلی میں جو اطفال بنے نازو نعم میں
ہر شخص اگر سمجھے نہ معیوب تجارت
دی نیچری تعلیم نے سو خوبی کو ترقی
کسے ہو کے گیا ہی جو حضرت پنجم
اللہ کی ہو کند ذرا نسوال کے لئے
ہے حضرت مبلغ نرے نام کو برکس
اخبار بہت تھے پہ نہ آیا ہی نظر سے

بیکار ملی پاس کو دفتر نظر آئے
تو خیر طوائف کو تو اکثر نظر آئے
حیوان کو برسات میں خچر نظر آئے
اٹھتے ہی علی الصبح جو چقندر نظر آئے
انسان وہ بندر کا برادر نظر آئے
بکو تو جوانی میں وہ ابتر نظر آئے
پھر ہند بھی لندن کی برابر نظر آئے
کونسل میں مسلمان جو چقندر نظر آئے
کچھ تاک نہ آتا ہو تو منظر نظر آئے
بی بارہم و ویم غول شگر نظر آئے
مفلس ہیں پہنچتے در در نظر آئے
پر پنچ بہادر سا نہیں بہتر نظر آئے

داقم
وہی زندہ دل نثار لوچدار مضمون نگار سکنہ ریواڑی

دشمن کے کان بہرے

اب ہم بھی تو دیکھیں ثراسوال کہاں جاتا ہے لیکن
مدد لیتا ہے کون اور سکا مددگار ہے - کسکا بنی گھونا
ہے گا - کونسے بہشت میں جا چھپے گا - کیا پدی کیا پدی
کا شوربا - ابھی تک ارنڈ کے آٹے کی طرح اینٹھے ہی جاتا
ہے - مغرور چال ہماری گورنمنٹ کے مقابلہ میں تاب
لا سکیگا - دیکھو اب دم و با پیروت میں نہ آ گرے تو

مرغن غزل

سامان نظر آتا ہی کچھ بکو سفر کا
فرمائیے استاد ارادہ ہی کدہر کا

گورنمنٹ کو مصروف رکھا اتنا ہی ضرر رہا جتنا کہ دونون کر
رہا تھا ۔ ہمارے بہادرون کو اب جوش آگیا
دیکھو آنا فانا ہی برنش تمہارا کیسا معقول انتظام
کر دیتی ہے قوم مین پھوٹ کیا پڑی تقدیر ہی
پھوٹ گئی ۔ نصیبے ہی نے پلٹا کھایا اون ہی کھوٹے
لگ گئے ۔ خود مین دم نہ رہا تو رعایا کو بہکایا ہے اس
چیونٹیون کی فوج سے کیا نشہ ہو سکتا ہے اے نالایق
ہماری گورنمنٹ کے صبر و تحمل کو دیکھ کہ کیسی کیسی جنگ
مین تکلیفین سہین مصیبتین جھیلین اپنے تجربہ کار پرانے
جوشیلے جرنیلون ۔ افسرون کو بھینٹ چڑھایا علاوہ
نقصان جانی کے مالی نقصان بھی بھگتا ۔ بدنامی
سہی ۔ پارلیمنٹ کی کڑی کی سہی ۔ غیر سلطنتون کے
نزدیک بری بنی ۔ مگر وا رے برداشت سب کی
سنی مگر تیرے زبردست حملون کو ٹالتی اور نظر
انداز ہی کرتی رہی ۔ کاہیر خون تک تو جنگلے دی
جس کو ابھی تک یہ خیال باقی ہے کہ بلبلے کی عمر
کب تک ذرا اسکو ابھرنے تو دو ۔ وہ اس افسانے
کھیل مین جو ہماری گورنمنٹ کے مقابل ہو رہا ہے
پبلک کی آنکھون اور غیر سلطنتون کے خیالون کو
امتحان کی ترازو مین تول رہی اور کان کھڑے
کر کرکے بھانپ رہی ہے کہ جرمنی ۔ فرانس روس
کتنے کتنے پانی مین ہین ۔ کسقدر محبت رکھتے
ہین آیا دشمن کا ساتھ دینے کو آمادہ ہین یا صلح کرانے
کو دشمن کو مدد پہنچاتے ہین یا مقابل ہو کر سکتے
آتے ہین جب وہ اپنا پورا طرح سے کر لے گی تب
وہ ٹرانسوال کو مع اوسکے حامی ٹٹوؤن کے رستو
کیطرح چٹکی سے ملدیگی ۔ اوس وقت ظاہر کریگی کہ
ہمارا اس نقصان سے یہ منشا رکھتا کیونکہ یہ تو ادنے
درجہ کا معاملہ ہے اگر خدانخواستہ مصر پر سلطان
سنجر گئی اور یہ حضرات اودھر مدد کے لئے
نہ چلے تو ان کی تیا کا دہ ملاقاتون ۔ دعوتون ۔

اور ظاہری باتون سے جو اون دشمنون نے کیفیت
مین ہماری گورنمنٹ سے کی ہین اسوقت سب
سیسکی قلعی کیطرح کھلجاینگی ۔ چونکہ ہماری گورنمنٹ
کو آجتک کسی سے مقابلہ کی نوبت نہین آئی ۔ اسی
واسطے اسکو اسقدر نقصان گوارا کرنا اور اس پر بہت
امتحان سے سب کو پڑھنا پڑا کہ کبھی یہ نہ سمجھے کہ گورنمنٹ
ٹرانسوال کو فتح نہین کر سکتی ان پر قابو نہین پا سکتی
وہ ایک بے پہاداؤن چل رہی ہے جو کسیکی سمجھ مین
نہین آسکتا ۔ ہمارے نزدیک تو گورنمنٹ کو ایک یہ
ترکیب کرنی چاہئے یعنے دشمن جس مقام کو لینے
کے لئے آمادہ ہو اوسکے لب پر ایک لمبی بڑی گہری
خندق خفیہ خفیہ کہدوا دے اور اسکو کسی ایسی ظاہری
چیز سے پٹوا دے جو دشمن کو شبہہ پڑ ڈالے ۔ پھر
موقع پا کر اون راستون سے جو اپنی حفاظت کے لئے
معلوم کر لئے گئے ہون مقابلہ سے پیچھے کو ہٹے
تا کہ دشمن کو تعاقب کرنا کرتا اوس لمبی اور گہری خندق
مین دفعتاً اگر سے بس فوراً گرفتار کر لے تا کہ اوسکو
چھٹی کا دودھ یاد آجاوے ۔ ہم بہت خوش ہون جو
دشمن کو اس ترکیب سے ایذا پہنچے ۔

یہ کیا غرض کہ اس عذر سے فائدہ اٹھاے
کرتے نہین سخنور دانشوا اعتراض

پیارے بمبئی پنچ بہادر ۔ آپنے ہمارے مضامین دیکھے
اعتراض جو پنجہ نگارین کے پوچ و لچر اشعار پر وقتاً
فوقتاً ہوتے رہے اوپر غور کیا ۔ بیجا تو نہ تھے ۔
چنانچہ اب ہمارے مخالفین نے اون کو تسلیم کر کے
ہماری استادی کا اقرار دلی زبان سے بھی نہ سہی
اس عملی خاموشی کے پردے سے مین یاد اوس مضمون کے
لکھنے پر جسکے واسطے آپنے بمبئی پنچ بہادر مورخہ
سنہ ۰۰ مین ایک مختصر اور موزون نوٹ لکھا

تھا کر لیا اور یہ بھی ناظرین اخبار ہذا پر اظہر من الشمس
ہو گیا کہ وہ نثر بھی لکھنے کی لیاقت نہین رکھتے نظم کجا
تو ہم کو استاد مان لینے مین اب شک کیا رہ گیا اور
جب ہم استاد ٹھہرے تو شاگردون پر اعتراض کیسا
ہان اگر وہ اپنی غزلیات بغیر اصلاح کے اپنی ہٹ دہری
یا بوجہ تعصب و شرم سے شایع کرینگے تو ہم پر وقتاً
فوقتاً اون کی غلطیون سے ناظرین کو بھی اوسکے ساتھ
آگاہ کرتے رہینگے اور اگر وہ اونکا ویسا ہی برتاؤ رکھینگے
جیسا کہ پہلے سے چلا آیا ہے تو خواہ مخواہ ہم بھی اپنی
اصلاح سے ایسے ناحق شناس شاگردون کو مستفیض
نہ کرینگے ۔ کیونکہ ہم تو اس پردے مین اونکے ساتھ نیکی
کرین اور وہ نہ مانین تو ہماری ساری عمر بیت سے بہتر
ہے کہ جہالت ہی کی دلدل مین پھنسے رہین اور تعصب
ہی کے اندھے کنوئین مین پڑے ٹھوکرین کھایا کرین
میان اخلاق نے اپنے پہلے مضمون مین بڑے زور
شور سے ہمکو چلینج کیا تھا ۔ لیکن جب ہمنے مصرع طرح
شایع کرا کر غزلین چاہین تو سانپ سونگھ گیا ۔ بھائی
جان گھر مین بیٹھ کر دعوی بے دلیل کرنا فضول ہوتا ہے
ناظرین منصف مزاج اسکو صریح حماقت سے زیادہ عزت
نہین دے سکتے ۔ اب کہے وہ عرسی دعوے کس
تحت الثری مین پہونچکر گدھے کے سینگ بنگئے کیا یہ
کے شاعر بھٹیارے کے ٹٹو سے بھی کمزور ہوتے
ہین ۔ خدا جانے ان لوگون نے شاعری کو کیا گڑیون
کا کھیل تصور کر رکھا ہے کہ جو جی مین آیا بک اوٹھے
زبان زبان کا شور مچا کر دہو دیونکے کھنڈیا چورن
والون کی بالی کا بھی کھٹا کر دیا ۔ اگر شاعر صاحب
کو اپنی سخندانی پر ناز ہے تو سر میدان کیون
نہین آتے ۔ کہین یہ ہونٹا نخرہ زنانے پن کی بری
لال چوڑیان نہ پہنا دے دو مصرعون مین سے
ایک ہی پر طبع آزمائی کی ہوتی مضمون ہی جواب
مین لکھا تو کیا موزون لکھا کہ بھٹیارون اور حلال

خوریون تک کو شرما دیا۔ ایڈیٹر اخبار یک شاہد ہین اگرمان مصر عہ بر غزل اور اون اعتراضات کے جواب باصواب۔ ہائے تو تم لوگ ہمکو اپنا اوستاد مان لو پھر بھی کی بھی ضرورت نہین اوس ہی مضمون غزل و فن کی میٹھی میٹھی باتین قند و نبات سے بڑھ کر ہین پہلے ہم اپنی غزلین دوسری اشاعت کے پرچہ مین چھپوا لیتے ہین ذرا غور سے دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھئے گا۔

آئیندہ کبھی سے اسطرح زانو لچھ پڑتا۔ ابتو طفل مکتب بھگر معاف کئے دیتے ہین۔

راقم

مغرور پڑتے ہی اوٹھ جاینگے لوگ کے قدم
جب سمجھنا ہو سمجھ لین سر میدان ہمسے

بقلم گوشکن رونق دہلوی

شکایت نامہ بنام حضرت گندم

جہان مزارعان سرمایۂ ماہِ کنعان۔ شیر مال نشان باقرخانی بنیان رونق خرمن۔ بگھاری مسکن جناب مولوی گندم صاحب زاد زراعتکم۔

بعد جالان بورہ ہائے تسلیم و نیاز بابگی دعا بذریعہ ارقعیہ تحریر اسطرح ارسال خدمت سراپا منفعت ہے کہ عرصہ دراز گذرتا ہے بیسیون فصلین گذری ہین کہ آپ کی آنکھ اپنے نیازمندان صمیم القلب سے اسطرح بدلی ہے جیسے بے ایمان گندم نما جو فروش بنیے کی نیت۔ نہ اگلی سی وفائین ہین نہ وہ افراط عنایت۔ بلکہ آپ تو اب اکثر باہر چلے جانے لگے ہین۔ غیر زمانے کی رہبری دیکھ دیکھکر اب تاب ہم صبر کی سبیل ٹھہاتی ہو گئے رہے کبھی کبھار کا ملنا غنیمت سمجھے بقول شخصے ؎

گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت است

مگر اس سال تو آپ نے اس بلا کی آنکھ پھیری ہے کہ پناہ بخدا ؎

ان تلون تیل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

ایک ایک دانہ دیکھنے کو آنکھین ترس گئین اور اگر کہین ہزار وقت و تجسس زیارت نصیب ہوئی تو وہ بھی اسطرح کہ فاقہ مستی سیر ہو کر آنکھین بھی سینک نہ سکی اور آپ نے چلتا دھندا کیا۔ آخر کوئی وجہ تو معلوم ہو کہ آپ نے یہ سرد مہری کیون آغاز کی ہے۔ ہمارا یہ حال آپ کی آرایش زیبایش خاطر مدارت مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتے۔ آٹا۔ میدا۔ رووا سوجی۔ سمنک ایک ڈھنگ خدا جانے کن کن صورتون مین آپ کو سجے بناتے ہین۔ شیرمال۔ باقرخانی گاؤ دیدہ۔ تافتان۔ نان ہوائی۔ خمیری آبی پھلکا۔ چپاتی۔ پراٹھا۔ سموسہ۔ پوری کچوری نان پاؤ۔ بسکٹ۔ نشاستہ۔ حریرہ۔ الم غلم یہ سب آپ ہی کے مظہر ہین۔ حلوا سوہن۔ آپ کی سمنک کا محتاج۔ حلوا میٹھا۔ ملیدہ۔ مذہبی فاتحہ درود۔ نذر نیاز مین صرف کرتے ہین۔ مدارس کی انگھیان آپ ہی کی مدد سے منتی ہین اوسپر بھی آپ ہمسے خفا ہین۔

یاد ہوگا آپ ہی کی خاطر سے ہم جنت سے نکالے گئے راندہ درگاہ ہوگئے۔ ہمارا آپکا چولی دامن کا ساتھ ہے افسوس ہے اتنے دنون کے بعد ہمسے اب آپ بیرخی کرتے ہین ابتدا سے ہم آپ وحشت اور تہذیب ہر حالی مین ایک ساتھ رہے کئی ہزار سال گزر گئے اب ترستے ہین قیامت قریب ہے اب ایسے وقت مین آپ ہمکو دغا دیتے ہین ابھی حضرت جلد سے دوستی نباہ لیجے پھر تو سبھی باورچی خانہ عدم مین ہونگے ہم دوزخ مین جائین یا جنت مین ہماری دلچسپی اور رفیقیہ کا پہلے سے بندوبست ہوگیا ہے آپ کو تکلیف نہ کرنی ہوگی دوزخ مین تو ہمارے ساتھ چلنے کی آپ سے امید نہین جب یہین کنارہ کاٹنے پر تلے ہین تو وہان کیا جاینگا۔ رہی جنت سو ہم وہان آپکو خود ہی تکلف نہ دینگے اب سے آپنے گھر سے چلنے جیسی ہو گئی اور ہر چند روز ساتھ دیجے پیچھے اوسکے بعد آپ جائین آپ کا کام

راقم

امراو آدم

لال بجھکڑ یعنی ڈاکٹر

سرزمین ہند کی ایک جنوبی مغربی حصے پر ایک گنجان درخت تھا اوسکی شاخین بھیل پھول نظر کر بہت خوشنما معلوم ہوتے تھے ایک دفعہ جزیرہ ہانگ کانگ کا ایک کیڑا طاعون سرخ بھبوکا جیسا تھا اوڑکر اوس درخت پر آگرا او لپٹ گیا اور لگا پھر یکی طرح اوڑنے اسکی تاثیر سے سیکڑون پرند صیاد اجل کے دام مین آنے لگے باغبان سمجھے بھے پین یہ رنگ دیکھکر بہت ہی گھبرائے مگر پھر لال کیڑا دیکھا ہی تھا طرح طرح کی چہ میگوئیان کرنے لگے لنگے یہان ایک لال بجھکڑ تھے جو تمام شوشل پولیٹیکل علمی عملی مذہبی طبی معاملات مین ایسے عقلمند سمجھے جاتے اور جو حکم لگاتے وہ وحی سے بڑھکر مانا جاتا سب گرد و پیش سے انہین لال بجھکڑ کے پاس باغبان جھٹ ایک عجیب تعجب انگیز چیز دیکھنے مین آئی ہے کچھ عقل مین نہین آتا ہم سب نے بڑا زور کیا مگر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ لال لال بلا کیا ہے اور اسکے دفعیے کا کیا علاج ہے۔ لال بجھکڑ۔ چلو بھی چلو۔ ذرا ہم بھی اسکو دیکھین تو وہ ہے کیا شے۔

(مقام واردات پر پہنچے) باغبان۔ دیکھئے جناب وہ نظر آتا ہے اسکے پاس جاؤ تو دور معلوم ہوتا ہے روح نکل جاتی ہے۔ لال بجھکڑ۔ غور سے دیکھتے ہیں وہ دور بین لگا کی۔ خوردبین لگائی گردن ٹیڑھی کی اوپر نیچے بڑے اہتمام دیکھا اور ایکبارگی لگے دھاڑین مار مار کر رونے اور لوٹنے باغبان حیران ہین حضور یہ کیا خدا کے واسطے کچھ فرمائیے تو ہمارا دل ہلا جاتا ہے اثر ہے۔ خدا کیلئے آخر اس رونے کی کیا وجہ۔ لال بجھکڑ۔ کچھ نہ پوچھو مجھے رونا اسپر ہے کہ آج مین جبتک جیتا ہون تب تک تمہاری ہر طرح کی دقتین رفع کرتا ہون جب مین نہ ہونگا تو یہ تم بیچارون کو کون بتائیگا باغبان۔ اچھا جناب یہ تم تو بجا ہے مگر یہ تو فرمائیے یہ بلا کون ہے

جاسوسونکی رپوٹین

لنڈن ۲۳ جنوری - جنرل بلر ۲۲ ماہ حال کو سپیرمن کیمپ سے تار دیتے ہین کہ دشمن کا مورچہ جنرل وارن کے مورچہ سے ۱۴۰۰ وار کے فاصلے پر مقام سپیونکاپ کے قریب بلندی پر ہے اس مورچہ کیطرف کوچ کرنے مین بڑا خطرہ ہے کیونکہ کھلے میدان سے ہوکر جانا پڑے گا - جہان دشمن کے گولے اپنا پورا اثر دکھلا سکتے ہین جنرل وارن نے مین پہاڑیون پر قبضہ کیا ہے وہ ایسی سیدھی ہین کہ اوپر توپین نصب نہین ہو سکتین - اسلئے نیچی زمین پر جو توپین نصب کی گئی ہین اونہین سے ہم دشمن کے مورچے پر گولہ باری کر رہے ہین ابتک پہاڑی توپین کام مین نہین لائی گئین دشمن ہماری گولہ باری کا جواب دے رہے ہین اس دو بدو مقابلہ مین ہم بڑھکر رہتے ہین اسلئے کہ ہمارے گولے دشمن کے مورچہ پر جا پڑتے ہین اور اونکے گولے ہمین بہت نقصان نہین پہونچا سکتے - اسی تار مین جنرل موصوف ظاہر کرتے ہین کہ آج شب کو مقام سپیونکاپ پر قبضہ کرنے کی کوشش کیجائیگی کیونکہ اس مقام پر قبضہ کرنا بڑا ضروری ہے اسلئے کہ اس سے دشمن کے مورچہ کی بڑی حفاظت ہوتی ہے یہ مقام ٹریکرڈس ڈرفٹ اور پاٹگٹرس ڈرفٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اگر اس مقام پر قبضہ ہوا تو ہم بہ آسانی دشمن کے تمام مورچونپر گولہ باری کر سکتے ہین اور علاوہ اسکے یہان سے اُن کی فوج کا بہت خوبی سے اندازہ لگ سکتا ہے -

لنڈن ۲۵ جنوری - جنرل وارن نے سپیونکاپ پر قبضہ کیا اور اپنے مورچہ کو سنبھالے ہوئے ہین -

لنڈن ۲۴ جنوری - جنرل بولر کیطرف سے کوئی مزید خبر وصول نہ ہوئی جسکے باعث بہت

تشویش پیدا ہے -

لیڈیسمتھ سے ۲۲ ماہ حال کو ایک دورہ لگایا گیا یہ دورہ اس غرض سے تہا کہ معلوم ہو تو دشمن کو محاصرہ مین لے لین مگر دشمنون نے چارون طرف سے گولہ باری کرکے ظاہر کیا کہ محاصرہ کرنے کی امید نہ کرنی چاہئے - ہمارا کوئی نقصان نہ ہوا -

لنڈن ۲۵ جنوری - اخبار ڈیلی میل لسبن (پایہ تخت پرتگال) کے ایک نامہ نگار سے ظاہر ہے کہ ڈچ لوگ پرتگیز کے اضلاع سے مقام رہوڈیشیا مین گھسگئے جس سے باہمی معاہدہ کی عہد شکنی ہوتی - ڈچون کو ایسی کارروائی کا مجاز نہ تہا - پرتگیز گورنمنٹ نے لورنزو مارکس سے ایک توپخانہ سرحد کیطرف روانہ کیا ہے اور لسبن سے امدادی فوج روانہ ہو رہی ہے -

لنڈن ٹائمز لورنزو مارکوئیس کے ایک تار سے ظاہر ہے کہ ناٹال اور فری سٹیٹ ریلوے کے پلون مین زور کی اندر سرنگ لگائی گئی ہے اور واپس لوٹنے کی ضرورت پڑی تو وہ پل فوراً برباد کر دئے جائینگے -

لنڈن ۲۵ جنوری - ریوٹر کا نامہ نگار ۲۴ ماہ حال کو سپیرمن کیمپ سے تار دیتا ہے کہ ہماری میدانی توپون اور رائفلون کے فیر کا یہ نتیجہ ہوا کہ ڈچون نے آج پہاڑی کی چوٹی پر سے قبضہ اوٹھا لیا اور ہماری پیادہ فوج نے اسے اپنے قبضہ مین کر لیا اس پہاڑی پر ڈچ فوج کئی گھنٹے تک اڑی رہی کیونکہ ایک پتھر کی قدرتی دیوار انہین پناہ دینے کیلئے ہوئے تہی - دوپہر کے وقت یہ لوگ اوس دیوار کی آڑ سے باہر نکلے اور ہماری توپون نے انپر گولہ باری کی ہمارا نقصان خفیف تہا -

لنڈن ۲۳ جنوری - آج شام کو برلن اور پیرس مین یہ افواہ مشہور تہی کہ جنرل بولر کو ایک شکست ہوگئی جنگی مگر اس افواہ پر کوئی اعتبار نہین ہے - اور جنرل بولر کہتا ہے کی تیاری مین دیر ہوگی اسلئے جنگ کیمتعلق دو تین روز تک کوئی خبر وصول ہونے

کی امید نہین ہے -

لنڈن ۲۴ جنوری - جنرل بولر ۲۳ ماہ حال کو تار دیتے ہین کہ جنرل وارن نے ۲۱ جنوری کو جس مورچہ پر قبضہ کیا اوسپر اب تک قبضہ کئے ہوئے ہین اور مقام سپیونکاپ پر شبخون مارنیکا ارادہ ہے -

برٹش فوج کی پرزور گولہ باری نے ڈچ فوج کے چھکے چھڑا دئے ہین اون کی اکثر رپورٹون مین یہی بیان ہوتا ہے کہ برٹش گولہ باری بہت زور پر ہے -

لیڈیسمتھ کا ۲۲ ماہ حال کا ایک ڈچ رپورٹ ظاہر ہے کہ ڈچ فوج اور ۲ ہزار برٹش سپاہیون کے درمیان سنیچر سے جنگ جاری ہے لڑائی کا بڑا زور مقام سپیونکاپ پر ہے - دوسری ڈچ سپاہی بباعث جنرل کرونجی و جنرل بوتہا وہان کی ڈچ فوج کی امداد کیلئے روانہ کر دی گئی ہے ایک ڈچ رپورٹ ظاہر ہے کہ ہمارے گولے جنرل وہائٹ اور جنرل ہنٹر کے مورچونپر جا پڑے مگر یہ نہین معلوم کہ اوس سے کوئی نقصان بہی ہوا یا نہین -

پریسیڈنٹ سٹین بہی ڈچ کے کیمپ مین ہین علی الخصوص فری سٹیٹ والون کے اس کیمپ مین جہان گولہ باری کا بڑا زور ہے -

پریٹوریا کا ایک تار ظاہر ہے کہ کولینزو کے قریب ایک برٹش فوج نے ۲۰۰ ڈچون کو گھیر لیا مگر ڈچ سپاہی بڑی بہادری سے اُنکے پنجے سے نکل آئے ۴ آدمی مقتول اور ۲۰ مجروح ہوئے - تمام مجموعہ کو برٹش سپاہی قید کر لے گئے -

ہرمجسٹی کے حفاظتی جہاز ٹیلبرس نے ماری نامی جرمن سٹیمر کو ڈیلا گوبے مین گرفتار کیا - اس سٹیمر پر آٹا لدا ہوا تہا جو ٹرانسوال گورنمنٹ کیلئے جا رہا تہا - یہ سٹیمر گرفتار ہوکر ڈربن بہیجدیا گیا -

میلبرن ۲۱ ماہ حال کو لیڈیسمتھ سے تار دیا ہے کہ یہان ہر طرح سے امن ہے - اب ڈچ فوج کی طرف سے بہت کم گولہ باری ہو رہی ہے -

پنجاب مین حال کی بارش ہر جگہ ہوئی۔ اور بہت مفید ہوئی۔ راجپوتانہ سے کوئی خبر نہ آئی۔

سرحد ایبٹ آباد کے موضع پرحال کا ذکر دو گوجر خاندانون کی بیچ کی دشمنی کے باعث پایا گیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست ہا بھاونگر۔ جام نگر و جوناگڑھ نے جنگ ٹرانسوال کے لئے ۱۵۰ آراستہ گھوڑے دئے۔

باڑھ (پٹنہ) مین طاعون پایا گیا۔ ۸ او بہات آلودہ مین۔ ۱۰۰ ایکسو چھ لوگ اسکو مبتلا ہین۔

کوئٹہ مین مارے برفباری کے ریل کی سڑک کو صاف کرنے مین ہرج ہوتا ہے۔

کلکتہ کے دستہ سپاہ والنٹیر کی آراستگی کے چندہ مین سر سیمور کنگ نے ولایت سے دس ہزار روپیہ بھیجا۔

صوبہ بہار کی ریاست ہتھوا کی مہارانی صاحبہ نے چندہ جنگ ٹرانسوال مین دس ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔ انکی قلمرو سے جو کاشتکار کلکتہ کے دستہ والنٹیر مین لئے جائینگے انکو گھوڑے حضور مہارانی صاحبہ دینگی۔

رنگون مین جنگ ٹرانسوال کے چندہ کیلئے ایک تفریحی جلسہ کیا گیا آمدنی سے ۵ ہزار روپیہ وصول ہوا۔

ڈیرہ دون سے ہمارا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ یہان بہت عمدہ بارش ہوئی کھیتیان سیراب ہو گئین زراعت کو بہت ہی فائدہ پہنچا۔

غازیپور مین ہفتہ کی شب کو بارش ہوئی۔ مگر ایسی نہین کہ جس سے زراعت کو نقصان پہنچے۔

بریلی مین خفیف بارش کے بعد تھوڑی تھوڑی سخت ژالہ باری ہوئی۔ شملہ مین ۱۴ر کو بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ دوسرے روز ایک انچ برف زمین پر تھی۔

جنگ ٹرانسوال کا چندہ قریب ۳ لاکھ تک پہنچا۔ کلکتہ مین ایک لاکھ ۲۴ ہزار چندہ ہوا۔ مدراس مین ۲۶ ہزار رہا۔ بمبئی مین ۵۹ ہزار۔ جبلپور مین ۲ ہزار۔ ممالک شمال مغرب مین ۱۴ ہزار چندہ ہوا۔

جنوبی افریقہ کو ہند سے ۲۵۱۰ گھوڑے آراستہ بھیجے جائینگے۔ ۱۷۰۰ دیسی رسالون سے ۸۱۰ دیسی پلٹنون سے۔

ہگلی سے آگرہ تک ایک علیحدہ سلسلہ تار براہ رانی گنج۔ بانکی پور۔ الہ آباد۔ کانپور قائم ہوگا۔

لاہور مین ۲ر کو چہ ہنڈ بستی ... کے نواح مین آتشزدگی ہوئی۔ آسمان صاف ہے۔ سردی سخت ہے۔ بارش خفیف ہوئی لیکن مفید ہوئی۔

ورنس کے کارخانہ چرم کانپور نے کلکتہ کی والنٹیر فوج کیلئے ۱۰۰ جوڑے جنگی بوٹون کے مفت دیئے ہین۔

کلکتہ مین دستہ فوج والنٹیر کا امدادی چندہ ایک لاکھ ۱۷ ہزار تک پہنچا ہے ۲ لاکھ درکار ہے۔

کلکتہ سے والنٹیر فوج کا دستہ ۲ر فروری تک تیار ہو کر جنوبی افریقہ کو روانہ ہو جائیگا۔

مدراس مین چندہ جنگ ٹرانسوال کا چندہ اب ۴۰ ہزار تک پہنچا۔ بمبئی مین بھی اور کلکتہ مین بھی ترقی پر ہے۔

دہلی مین ۱۴ر جنوری کو ساڑھے آٹھ بجے رات کے ۴ گھنٹہ تک زور و شور سے رعد و برق کیساتھ خوب بارش ہوئی اور کبوتر کے انڈے کے برابر اولے گرے۔

بنارس مین کئی روز کے انتظار کے بعد جبکہ مطلع برابر ابر قائم رہا۔ ۱۵ر جنوری کو بارش شروع ہوئی اور خوب بارش ہوئی۔

مرادآباد مین سخت بارش ہوئی اور اولے بھی گرے۔ جبلپور مین دو روز بارش ہو گئی۔

مجروحین جنگ ٹرانسوال کیلئے چندہ کی امداد کیلئے آگرہ کالج والون نے کمیٹی کرکے باہم ۱۳۶ روپیہ جمع کیا ہے۔

مہاراجہ صاحب بنارس نے مجروحین جنگ ٹرانسوال کے چندہ مین ایکہزار روپیہ ارسال فرمایا ہے۔

مسٹر بیجے شنکر گوری شنکر دیوان ریاست بھاونگر مقرر کئے گئے۔ انکی لیاقت کی مقامی شہرت عظیم ہے۔

لکھنؤ مین بھی خوب بارش ہوئی۔

۱۹ وین بنگال لانسرز کے برٹش اور دیسی افسرون نے بھی چندہ جنگ ٹرانسوال کے لئے ایک ایک روز کی تنخواہ دی۔

کلکتہ مین والنٹیر دستہ کیلئے ایک چندہ خاص ہوگا کہ جن سپاہیون کے اپنے گھوڑے نہون انکو خرید کر دین۔ گھوڑون مین ہندوستانی دیسی نسل کو ترجیح دینگے۔ لیکن اگر کافی نملینگے تو لاچار آسٹریلین گھوڑے لینگے۔

ریلوے تھیٹر لاہور مین چندہ جنگ ٹرانسوال کے لئے ۹ر کی رات کو تماشا تھا۔ آٹھ سو روپیہ خالص بچت ہوئی۔

ہند مین قحط کے کامون پر مزدورون کی تعداد بحساب اوسط اڑھائی لاکھ فی ہفتہ بڑھتی جاتی ہے۔

الہ آباد مین ۱۳ر جنوری کو ایک غضبناک ابر کا طوفان ۹ بجے رات کو آیا۔ ۲ بجے تک قائم رہا۔ اسکے بعد ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک قائم رہا اسکے عرصہ مین رعد و برق کیساتھ بارش شروع ہوئی نہایت شدت سے بارش ہوئی۔ ندی نالے بھر گئے اور مکانات ٹپکنے لگے۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔